سیّدنا اویس القرنی رحمہ اللہ اور دندان شکنی کا قصہ

حافظ بلال اشرف اعظمی (بورے والا)

سیّدنا اویس بن عامر القرنی (م: ۳۷ھ) کی پیدائش و پرورش یمن میں ہوئی، قَـرَن قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے، نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا لیکن آپ کی زیارت نہ کر سکے، سید التابعین ہیں، نبی کریم ﷺ نے آپ کے بارے میں بشارت دی، ارشاد فرمایا:

((إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ ، وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ .))

''بے شک تابعین میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جسے اویس کہتے ہیں، اس کی والدہ (زندہ) ہے اور اس (اویس) کو برص کی بیماری لاحق ہے (اگر تمہاری ملاقات ہو تو) اس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کرے۔''

(صحيح مسلم : ٢٥٤٢)

صحیح مسلم (۳۱۱/۲) کی ایک اور روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے آپ ﷺ کے پاس حاضر نہ ہو سکے۔ ان کا یہ عمل آپ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں آپ کی اطاعت و فرمانبرداری میں تھا۔ واللہ اعلم

اللہ تعالیٰ نے اویس رحمہ اللہ کے جسم سے ایک درہم کے برابر جگہ کے علاوہ اس بیماری کو ختم کر دیا تھا، تفصیل یہ ہے کہ سیّدنا اویس رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے برص (جسم پر سفید داغ) کی بیماری کو ختم کر دیا، صرف ان کی ناف پر ایک درہم کی جگہ کے برابر یہ بیماری موجود رہی، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے سیّدنا اویس رحمہ اللہ نے فرمایا:

((لأذكر به ربي .)) ''تاکہ میں اسے دیکھ کر اپنے رب کو یاد کروں۔''

(مسند الإمام أحمد : ١/ ٣٨، وسنده حسن)

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اویس القرنی رحمہ اللہ مدینہ تشریف لائے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دعائے مغفرت کی درخواست کی تو اویس رحمہ اللہ نے فرمایا:

"أنت أحق أن تستغفرلي ، أنت صاحب رسول الله ﷺ ."

''آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، آپ زیادہ حق دار ہیں کہ آپ میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیں۔''

پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں فرمانِ رسول ﷺ سنا کر دعائے مغفرت کرائی۔ (مسند الإمام أحمد : ١/ ٣٨، المستدرك على الصحيحين : ٥٧٢٠ ، وسنده حسن)

اویس رحمہ اللہ کی عاجزی کی حالت یہ تھی کہ کوفہ کا رہنے والا ایک شخص حج سے واپس لوٹا، ان دنوں آپ کوفہ میں مقیم تھے، اس نے آپ سے دعائے مغفرت کی درخواست کی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

"أنت أحدثُ عهداً بسفر صالح ، فاستغفرلي ."

''تم نیک سفر سے نئے نئے آئے ہو، میرے لیے دعائے مغفرت کرو۔''

(صحيح مسلم : ٢/ ٣١١)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ .))

''میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جس کی شفاعت کی وجہ سے قبیلہ بنوتمیم کی تعداد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔'' (سنن الترمذي : ٢٤٣٨ ، سنن ابن ماجه : ٤٣١٦ ، وسنده حسن)

ثقہ تابعی حسن بصری رحمہ اللہ (م: ١١٠ھ) نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا:

"إنه أويس القرني ."

''بے شک وہ شخص اویس القرنی ہے۔'' (المستدرك على الصحيحين : ٥/ ٦٢ ، وسنده صحيح)

ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم (م: ۴۰۵ھ) لکھتے ہیں:

"اويس راهب هذه الأمة ، ولم يصحب رسول الله ﷺ إنما ذكره رسول الله ﷺ ودلّ على فضله ، فذكرته في جملة من استشهد بصفين بين يدي أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ ."

''اویس القرنی اس امت کے درویش تھے، انھیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل نہیں ہوئی، آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ان کا تذکرہ کیا، یہ بات ان کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے، میں نے جنگ صفین میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں شہید ہونے والوں میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔'' (المستدرك على الصحيحين : ٥/ ٤٩)

حافظ شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (م: ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

"أويس القرني هو القدوة الزاهد سيد التابعين في زمانه ."

''اویس القرنی پیشوا اور زاہد تھے، اپنے زمانہ میں تابعین کے سردار تھے۔''

(سير أعلام النبلاء : ٥/ ٦٩)

دندان شکنی کا قصہ اور اس کی حقیقت:

یہ قصہ بہت مشہور ہے کہ ''جب اویس القرنی رحمہ اللہ کو پتا چلا کہ جنگ احد میں نبی کریم ﷺ کا دانت شہید ہوگیا ہے تو انھوں نے اپنا ایک دانت توڑ ڈالا، پھر خیال آیا کہ شاید کوئی دوسرا دانت شہید ہوا ہو، تو دوسرا دانت توڑ ڈالا، پھر اسی طرح ایک ایک کرکے تمام

دانت توڑ ڈالے تو انہیں سکون نصیب ہوا۔“

اس سے ملتا جلتا قصہ مشہور صوفی فرید الدین محمد بن ابوبکر عطار نیشا پوری (م: ۶۲۷ھ علی قول) کے نام سے مطبوع کتاب ”تذکرۃ الاولیاء“ (ص: ۴۴) میں ملا ہے لیکن بے سند ہے، تلاش و جستجو کے بعد یہی بات سامنے آئی ہے کہ یہ قصہ بے اصل اور من گھڑت ہے، محدثین کی کتابوں میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

ابوالحسن علی بن سلطان محمد المعروف ملا علی القاری الحنفی (م: ۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:

”ثم اعلم أن ما اشتهر على السنة العامة من: أن أويسا قلع أسنانه لشدة أحزانه حين سمع أن سن رسول الله ﷺ أصيب يوم أحد، ولم يعرف خصوص أي سن كان بوجه معتمد، فلا أصل له عند العلماء مع أنه مخالف للشريعة الغراء، ولذا لم يفعله أحد من الصحابة الكبراء على أن فعله هذا عبث لا يصدر إلا عن السفهاء.“

”پھر جان لو کہ جو عام لوگوں کی زبان پر مشہور ہے کہ اویس رحمہ اللہ نے شدتِ غم کی وجہ سے اپنے دانت توڑ دیے تھے، جب انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت جنگ احد کے دن شہید کر دیا گیا ہے، لیکن انہیں کسی قابل اعتماد ذریعہ سے متعین طور پر معلوم نہ ہوا کہ کون سا دانت شہید ہوا ہے، علماء کے نزدیک اس بات کی کوئی اصل نہیں ہے، اور یہ روشن شریعت کے خلاف ہے، اسی وجہ سے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بھی ایسا نہ کیا، مزید یہ کہ یہ ایک عبث فعل ہے جو نادان لوگوں ہی سے صادر ہوسکتا ہے۔“ (مجموع رسائل الملا على القاري، المعدن العدني في فضل أويس القرني: ۲/ ۳۶۸)

محقق العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ (م: ۲۰۱۳ء) لکھتے ہیں:

''یہ روایت کہ سیّدنا اویس بن عامر القرنی رحمہ اللہ نے اپنے تمام دانت توڑ دیے تھے، بے اصل اور من گھڑت روایت ہے جو کہ جاہل عوام میں مشہور ہوگئی ہے۔ محدثین کی کتابوں میں اس روایت کا کوئی وجود نہیں ہے۔'' (فتاویٰ علمیہ المعروف توضیح الأحکام: ۲/ ۲۷۸)

دندان شکنی کا قصہ اور بریلوی مکتب فکر کے علماء:

☆ جناب مفتی محمد یونس رضا اویسی صاحب لکھتے ہیں:

''اور اس کی خبر حضرت اویس رحمہ اللہ کو ہوئی اور انھوں نے اپنے دانت شہید کرلیے، یہ روایت نظر سے نہ گزری اور غالبًا ایسی روایت ہی نہیں ہے، اگرچہ مشہور یہی ہے۔ واللہ تعالیٰ أعلم۔'' (فتاویٰ بریلی شریف، ص: ۳۰۱، شبیر برادرز لاہور)

☆ جناب قاضی محمد عبدالرحیم بستوی صاحب اس فتویٰ کی تصویب و تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''الجواب صحیح والمجیب مصیب واللّٰه تعالٰی أعلم.''

(فتاویٰ بریلی شریف، ص: ۳۰۲)

☆ حضرت محمد شریف الحق امجدی صاحب (سابق صدر شعبہ افتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور) لکھتے ہیں:

''یہ روایت بالکل جھوٹ اور افتراء ہے کہ جب حضرت اویس قرنی نے یہ سنا کہ غزوۂ احد میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے تو انھوں نے اپنا سب دانت توڑ ڈالا اور انھیں کھانے کے لیے کسی نے حلوہ پیش کیا۔ واللہ تعالیٰ أعلم۔'' (فتاویٰ شارح بخاری: ۲/ ۱۱۴، دائرۃ البرکات، گھوسی، ضلع مئو)

☆ جناب محمد علی نقشبندی صاحب لکھتے ہیں:

''اہل سنت والجماعت حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے دانت اکھاڑ پھینکنے والی روایت

کو منکر اور غیر مقبول سمجھتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے متعلق دانت اکھاڑنے والی روایت کو اگر کوئی بڑے سے بڑا شیعہ سند صحیح غیر مجروح سے ثابت کر دے تو بیس ہزار روپیہ نقد انعام پائے۔" (فقہ جعفریہ: ۳/ ۱۱۱،۱۱۲)

☆ جناب فضل احمد چشتی صاحب لکھتے ہیں:

"سیّدنا خیر التابعین القرنی رضی اللہ عنہ کے متعلق عوام الناس میں جو مشہور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی دندان شکنی فرمائی تھی اور سب عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تھا، سراسر جھوٹ اور وضعِ جہال ہے اگرچہ بعض تذکرہ کی کتابوں میں اس کا ذکر ملتا ہے، لیکن وہ بے دینوں کی ملاوٹ ہے، اس کا ثبوت کسی مستند اور محفوظ کتاب سے نہیں ملتا۔" (سیّدنا خیر التابعین حضرت اویس قرنی کی طرف منسوب واقعہ مکذوبہ کی وضاحت پر مشتمل تحقیقی فتویٰ، ص:۱)

فائدہ:...... اہل تشیع کے ایک عالم محمد الحسین الحسینی الطہرانی نے اس بے اصل و من گھڑت قصہ کو ایک اور انداز سے لکھا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"فهـذا أويس يكسر له ضرس في اليمن، في نفس اليوم وفي نفس الساعة التي كُسر فيها ضرس النبي في يوم أحد."

"یعنی جس دن اور جس وقت جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھ (دانت) توڑی گئی عین اسی دن اور اسی وقت یمن میں اویس القرنی کی داڑھ ٹوٹ گئی۔"

(معرفة الله: ١/ ١٤٠)

الحاصل: یہ قصہ بے اصل اور من گھڑت ہے۔